بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ صلاۃ (نماز) کی غلطیاں ﴾

صلاۃ یعنی نماز، دین کا دوسرا اہم رکن ہے اسے نبی کریم ﷺ نے ہمیں اسی طرح ادا کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح آپ ﷺ نے ادا کیا ہے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: (صلوا کما رأیتمونی اصلی) یعنی تم اسی طرح صلاۃ ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو [صحیح بخاری] اس لئے ہر مسلمان کو نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق صلاۃ ادا کرنی چاہئے' لیکن یہ دیکھ کر بے انتہاء تکلیف اور حیرت ہوتی ہے کہ آج بہت سارے مسلمان آپ ﷺ کے طریقہ کے مطابق صلاۃ ادا نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات ایسی بھیانک غلطیوں کے مرتکب ہوجاتے ہیں جن سے ان کی صلاۃ ہی باطل ہوجاتی ہے اس لئے اس مختصر سے رسالہ میں چند غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جس سے لوگوں کو تنبیہ اور انہیں طریقہ نبوی کے مطابق صلاۃ ادا کرنے کی ترغیب دینا مقصود ہے' یہاں اس بات کی وضاحت بیحد ضروری ہے کہ مرد وعورت کی صلاۃ میں کوئی فرق نہیں ہے' آپ ﷺ نے مرد وعورت سب کو ایک ہی طریقہ پر صلاۃ ادا کرنے کا حکم دیا ہے لہذا صلاۃ کے ہر حکم میں دونوں برابر ہیں الا یہ کہ عورت کے لئے کوئی مخصوص حکم ہو جیسے آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوپٹہ کے بغیر بالغ عورت کی صلاۃ نہیں ہوتی ہے' اسی طرح آپ ﷺ نے عورت کی صلاۃ کو اس کے گھر میں مسجد سے افضل قرار دیا ہے' لہذا جن مسائل میں آپ ﷺ سے کوئی تخصیص وارد نہیں ہے ان میں مرد وعورت دونوں برابر ہیں' اور یہاں جو غلطیاں ذکر کئی گئی ہیں ان میں دونوں شامل ہیں۔

زبان سے نیت ادا کرنا

بہت سارے لوگ صلاۃ سے قبل زبان سے نیت ادا کرتے ہیں حالانکہ زبان سے نیت کرنا سراسر خلاف سنت ہے' نبی کریم ﷺ' صحابہ کرام' تابعین وتبع تابعین سے اس کا کوئی ثبوت نہیں آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں بہت ساری صلاتیں ادا کیں لیکن کبھی بھی آپ نے زبان سے نیت نہیں ادا کی بلکہ آپ ﷺ تکبیر تحریمہ سے اپنی صلاۃ کی ابتدا کرتے' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ اکبر سے صلاۃ شروع کرتے تھے [مسلم] اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو صلاۃ کو اللہ اکبر سے شروع کرتے ہوئے دیکھا جس کے لئے آپ نے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا [بخاری] اور اس شخص کو جو اطمینان واعتدال کے ساتھ صلاۃ نہیں ادا کر رہا تھا آپ ﷺ نے تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: '' اذا قمت الی الصلاۃ فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلۃ فکبر '' یعنی جب تم صلاۃ کا ارادہ کرو تو بہترین طریقے سے وضو کرو' پھر قبلہ رو ہو اور اللہ اکبر کہو۔ [بخاری ومسلم]

نیت عربی لفظ ہے جس کا معنی ارادہ کا ہے جو دل سے کیا جاتا ہے زبان سے نہیں' بہت سارے مستند وجید علماء کرام نے زبان سے نیت کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے' القاضی ابوالربیع شافعی' محمد بن القاسم المالکی' علاؤالدین العطار' سیوطی' ابن الجوزی' ابن القیم اور ابن ابی العز الحنفی جیسے ائمہ کرام نے اسے بدعت اور ناجائز عمل قرار دیا ہے' لیکن بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ سورت فاتحہ جس کے بغیر احادیث صحیحہ کی روشنی میں صلاۃ نہیں ہوتی ہے اس کے پڑھنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا لیکن اس مروجہ نیت کو پڑھنا ضروری سمجھا جاتا ہے گرچہ جماعت کھڑی ہو اور امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو' یہ کتنی افسوسناک اور تکلیف دہ بات ہے۔

نیت باندھتے وقت کانوں کو چھونا

نیت باندھتے وقت کانوں کو چھونے کی کوئی دلیل نہیں ہے' مسنون طریقہ یہ ہے کہ کندھوں یا کانوں کی لو تک دونوں ہتھیلیوں کو اٹھایا جائے نبی کریم ﷺ کندھے تک ہاتھ اٹھاتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ نے صلاۃ کی پہلی تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھائے۔ [بخاری ومسلم] اور کبھی کبھی کانوں کی لو تک اٹھاتے تھے جیسا کہ صحیح مسلم میں مذکور ہے۔

ناف یا اس کے نیچے ہاتھ باندھنا

نبی کریم ﷺ سینے پر ہاتھ باندھتے تھے وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ پڑھی تو آپ نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھا [ابن خزیمہ] ھلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا [مسند احمد' حافظ ابن عبدالبر اور علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اسے صحیح کہا ہے]

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی روایت بہت ہی ضعیف ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے پر تمام علماء کرام کا اتفاق ہے۔ سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم سب کے لئے ہے اس میں مرد وعورت دونوں داخل ہیں' آپ ﷺ نے کسی بھی حدیث میں مردوں کو زیر ناف اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنے کا حکم نہیں دیا ہے' دونوں کی نیت باندھنے میں تفریق کرنا یہ دین میں مداخلت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

سورت فاتحہ نہ پڑھنا

صلاۃ میں سورت فاتحہ پڑھنا واجب اور ضروری ہے اس کے بغیر آدمی کی صلاۃ نہیں ہوتی ارشاد نبوی ہے '' لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب '' اس کی صلاۃ نہیں جس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی'' (بخاری ومسلم) عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ ہم صلاۃ فجر میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے آپ نے قرآن پڑھا پس آپ پر پڑھنا بھاری ہوگیا جب صلاۃ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھا کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہاں' آپ ﷺ نے فرمایا: سورت فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو کیونکہ اس شخص کی صلاۃ نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ نہ پڑھے [ابوداؤد' ترمذی] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صلاۃ میں سورت فاتحہ نہ پڑھی اس کی صلاۃ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو بھی پڑھیں؟ آپ نے کہا: ہاں البتہ تم دل میں پڑھو [مسلم] مذکورہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر شخص پر سورت فاتحہ پڑھنا ضروری ہے خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی۔

جھری صلاتوں میں بلند آواز سے آمین نہ کہنا

جھری صلاتیں جن میں امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے جب سورت فاتحہ سے فارغ ہوجائے تو اسے اور مقتدی دونوں کو بلند آواز سے آمین کہنی چاہئے۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو سنا کہ جب آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھی تو بلند آواز سے آمین کہی [ابوداؤد' ترمذی] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ جب اللہ کے رسول ﷺ سورت فاتحہ سے

فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے [ابوداؤد'ابن ماجہ'ابن حبان' سلسلہ صحیحۃ۴۶۴] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں [بخاری ومسلم] نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جس قدر یہودی سلام اور آمین سے چڑھتے ہیں اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑھتے پس تم کثرت سے آمین کہو [سنن ابن ماجہ] لیکن واضح رہے کہ امام سے پہلے آمین کہنا درست نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ نے امام کے بعد آمین کہنے کا حکم دیا ہے' البتہ اگر کوئی ایسا امام ہے جو آمین نہیں کہتا ہے تو جب وہ سورت فاتحہ سے فارغ ہو مقتدی آمین کہہ لیں ۔

رفع یدین نہ کرنا

بہت سارے لوگ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے ہیں حالانکہ صلاۃ میں نبی کریم ﷺ سے چار جگہ رفع یدین کرنا صحیح ومتواتر حدیثوں سے ثابت ہے'(۱) شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت (۲) رکوع میں جاتے وقت (۳) رکوع سے سر اٹھاتے وقت (۴) تیسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت' ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے دس صحابہ کرام کے سامنے تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک نبی کریم ﷺ کی صلاۃ کا طریقہ بیان کیا جس میں انہوں نے (مذکورہ) چار جگہوں پر رفع یدین کیا' پھر تمام صحابہ کرام نے ان سے فرمایا: تم سچ کہتے ہو اللہ کے رسول ﷺ اسی طرح صلاۃ پڑھا کرتے تھے [ابوداؤد'ترمذی ابن حبان' نووی نے صحیح کہا ہے] اس حدیث سے جہاں بہت سارے مسائل معلوم ہوتے ہیں انہیں میں سے ایک یہ ہے کہ صحابہ کرام کے نزدیک رسول ﷺ کی وفات تک رفع یدین منسوخ نہیں ہوا تھا۔

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صلاۃ کے شروع میں' رکوع میں جانے سے پہلے' اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد' اور دو رکعتیں پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوتے وقت رفع یدین کرتے تھے [سنن ابوداؤد] واضح رہے کہ رفع یدین کے وقت انگلیاں ملی ہوئی اور قبلہ رخ ہوں۔

بعض جاہل قسم کے لوگ یہ افسانہ طرازی کرتے ہیں کہ رفع یدین کرنے کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ منافقین آستینوں میں بت دبا کر لایا کرتے تھے' یہ عقل وخرد سے کتنی گری ہوئی بات ہے اگر بت گرانا ہی مقصود تھا تو پہلی بار رفع یدین اسی طرح رکوع وسجود اور قیام کے دوران گر سکتے تھے الگ سے رفع یدین کروانے کی کیا ضرورت تھی' اور دوسری بات یہ ہے کہ کسی بھی حدیث میں آپ ﷺ نے صرف منافقین کو رفع یدین کا حکم نہیں دیا ہے بلکہ آپ کا حکم سب کے لئے عام تھا تو کیا سب لوگ یعنی صحابہ کرام بھی بت لے کر آتے تھے۔ معاذ اللہ۔

رکوع' قومہ' سجدہ اور دونوں سجدے کے درمیان جلسہ میں اعتدال نہ کرنا

صلاۃ میں ہر رکن کو اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو جو رکوع وسجود اور قومہ وجلسہ میں جلد بازی کا مظاہرہ کرتا تھا صلاۃ لوٹانے کا حکم دیا پھر اسے طریقہ صلاۃ کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: جب تم صلاۃ پڑھنا چاہو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ کہو' پھر قرآن میں جو تمہارے لئے آسان ہو وہ پڑھو' پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو' پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور اطمینان کے ساتھ کھڑے ہو' پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو' پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ' پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو اسی طرح اپنی پوری صلاۃ میں کرو [بخاری ومسلم] براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا رکوع' سجدہ اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور رکوع سے اٹھنے کے بعد کھڑا ہونا برابر ہوتا تھا [متفق علیہ] یعنی رکوع' قومہ' سجدہ' اور جلسہ یہ چاروں چیزیں برابر ہوتی تھیں' انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ اتنا لمبا قومہ کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ آپ بھول گئے ہیں [صحیح مسلم] اور ابومسعود البدری سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی صلاۃ ناکافی ہے جو رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا ہے [صحیح الجامع] مگر افسوس کہ آج مسلمان لمبا قومہ اور دونوں سجدے کے درمیان اطمینان کے ساتھ بیٹھنا تو درکنار پیٹھ سیدھی کرنا' اور سر اٹھا کر سجدہ میں بیٹھنا بھی گوارہ نہیں کرتے' اور اگر بیٹھ گئے تو اس کی مسنون دعا نہیں پڑھتے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ دونوں سجدے کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے (**اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ**) اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے' مجھے عافیت سے رکھ اور روزی عطا کر۔ [ابوداؤد'ترمذی]

سجدہ کی غلطیاں

سات (۷) اعضاء پر سجدہ کرنا واجب وضروری ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے پیشانی اور ناک' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے' اور دونوں قدم کی انگلیاں' اور یہ کہ ہم اپنے کپڑوں اور بالوں کو اکٹھا نہ کریں [بخاری ومسلم] اور ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی صلاۃ نہیں ہوتی جس کی ناک پیشانی کی طرح زمین پر نہیں لگتی [دارقطنی]

سجدہ میں پیشانی اور ناک زمین پر ہو' دونوں ہاتھوں کو کندھے یا کانوں کے برابر رکھیں' انگلیاں قبلہ رخ اور ملی ہوئی ہوں' دونوں گھٹنے زمین پر ہوں' پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور دونوں ایڑیاں ملی ہوئی ہوں' سینہ' پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی اور ایک دوسرے سے الگ رکھیں' بازو زمین پر نہ بچھائیں اور نہ ہی بغلوں سے ملا کر رکھیں آپ ﷺ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی بھی شخص اپنے بازو سجدے میں نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے [بخاری ومسلم] سجدہ کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس میں مرد وخواتین دونوں شامل ہیں' بہت ساری عورتیں اپنی کہنیوں کو زمین پر' اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھتی ہیں اسی طرح قدموں کو ایک دوسرے پر رکھ کر بیٹھ جاتی ہیں ایسا کرنا خلاف سنت ہے مرد وعورت دونوں کو چاہئے کہ اپنے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق صلاۃ ادا کریں' اللہ رب العالمین سب کو توفیق دے آمین۔

تشہد میں شہادت کی انگلی نہ اٹھانا

کچھ لوگ صرف لا الہ الا اللہ پر انگلی اٹھاتے ہیں حالانکہ یہ کسی روایت سے ثابت نہیں ہے آپ ﷺ شروع تشہد ہی سے شہادت کی انگلی کو اٹھاتے تھے ابن الزبیر روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی پر رکھتے [صحیح مسلم] وائل بن حجر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ انگلی اٹھاتے اور اسے ہلاتے تھے' علامہ عصر امام البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انگلی کو حرکت نہ دینے والی روایت شاذ یا منکر ہے اسے حدیث وائل کے مقابلہ میں لانا درست نہیں۔

یہ سمجھنا کہ تشہد اول میں درود پڑھنا جائز نہیں

اس کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ تشہد اول میں درود پڑھنا افضل ہے کیونکہ درود پڑھنے کی حدیثیں عام ہیں امام ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (دلائل کے عموم کی بنیاد پر پہلے تشہد میں درود پڑھنا افضل جبکہ دوسرے تشہد میں پڑھنے کی زیادہ تاکید ہے)۔کبھی کبھی دعا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے' جیسا کہ صحیح ابوعوانہ میں اس کی دلیل موجود ہے۔

جلسئہ استراحت نہ کرنا

دوسری اور چوتھی رکعت کے لئے اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد اٹھنے کو جلسہ استراحت کہا جاتا ہے جو مسنون ہے' صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی صلاۃ کی طاق رکعت کے بعد کھڑے ہونے سے قبل سیدھے بیٹھ جاتے تھے اور سنن ابوداؤد میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھتے اپنا بایاں پاؤں موڑ کر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

تورک نہ کرنا

تین یا چار رکعات والی صلاتوں کے آخری تشہد میں تورک مسنون ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رو کھڑی کر کے بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی کے نیچے سے باہر نکالیں' پھر بائیں سرین پر بیٹھ جائیں ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کے سامنے نبی کریم ﷺ سے پہلے تشہد میں افتراش جبکہ دوسرے میں تورک کا ذکر کیا[بخاری حدیث نمبر:۸۲۸]' تورک ہر مسلمان کو کرنا چاہئے یہ صرف عورتیں کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

تحیۃ المسجد ادا کئے بغیر بیٹھ جانا

تحیۃ المسجد سنت مؤکدہ ہے جب آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس وقت فرض صلاۃ نہ ہو رہی ہو تو اسے دو رکعت پڑھے بغیر نہیں بیٹھنا چاہئے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد (نبوی) میں داخل ہوا 'اللہ کے رسول ﷺ صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے میں بیٹھ گیا' آپ نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھتے دیکھا (اس لئے میں بھی بیٹھ گیا) آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے [بخاری ح/۴۴۴' ۱۶۳' مسلم ح/۱۷۱۴] لیکن عام طور سے دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ بہت سارے لوگ جب مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو پہلے بیٹھ جاتے ہیں پھر اس کے بعد کھڑے ہو کر سنت ادا کرتے ہیں جبکہ کچھ لوگ ادا ہی نہیں کرتے ان کا یہ عمل حدیث نبوی ﷺ کے خلاف ہے۔

جمعہ کے دن دوران خطبہ بھی تحیۃ المسجد ادا کرنا ضروری ہے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور بیٹھ گئے اس وقت اللہ کے رسول ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلیک تم اٹھو اور ہلکی ہلکی دو رکعت صلاۃ ادا کرو پھر آپ نے فرمایا: جب کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے [بخاری ح/۹۳۰' مسلم ح/۸۷۵] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران خطبہ آنے والے اشخاص کو دو رکعت پڑھے بغیر نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ آپ ﷺ نے دوران خطبہ سلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ کو دو رکعت ادا کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ بیٹھ چکے تھے' واضح رہے کہ جمعہ سے قبل تحیۃ المسجد کے سوا کوئی سنت نہیں اور نہ ہی جمعہ سے قبل نوافل کی کوئی تعداد مقرر ہے۔

صف بندی کا اہتمام نہ کرنا

جماعت کے لئے صف بندی کا اہتمام بیحد ضروری ہے کیونکہ صلاۃ قائم کرنے میں صف کی درستگی داخل ہے اور یہ امام کی ذمہ داری ہے کہ وہ صفوں کو درست کرائے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں تم اپنی صفوں کو درست کرلو کیونکہ صفوں کی درستگی صلاۃ قائم کرنے میں سے ہے [بخاری ح/۷۲۳' مسلم ح/۴۳۳] نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہماری صفوں کو برابر کرتے گویا ان کے ساتھ تیروں کو برابر کرتے ہوں یہاں تک کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے صفوں کو سیدھی کرنا سیکھ لیا ایک دن آپ جماعت کے لئے کھڑے ہوئے اور تکبیر کہنے والے تھے کہ ایک شخص کو دیکھا اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر اور سیدھا کرو ورنہ اللہ تعالی تم میں اختلاف ڈال دے گا [مسلم ح/۴۳۶] نعمان رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہماری صفوں کو برابر کرتے جب صفیں برابر ہو جاتیں تو اللہ اکبر کہہ کر صلاۃ شروع کرتے [ابوداؤد ح/۶۶۵] صف بندی میں بغل والے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنہ' گھٹنے سے گھٹنا اور کندھے سے کندھا چپکانا شامل ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: لوگو! اپنی صفیں سیدھی کرلو اگر تم نے صف سیدھی نہ کی تو اللہ تعالی تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا پھر ہم اپنے ساتھی کے ٹخنے سا ٹخنہ' گھٹنے سے گھٹنا اور کندھے سے کندھا چپکا دیتے تھے [سنن ابوداؤد ح/۶۶۲] لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایکدوسرے سے گھٹنے اور کندھے چپکانے کی تو دور کی بات ہے پاؤں ملانا بھی گوارہ نہیں کرتے' اور صفوں میں اتنے فاصلے رکھے جاتے ہیں کہ ہر تین آدمیوں کے درمیان ایک آدمی کی جگہ بآسانی نکل سکتی ہے' اور بات تو یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اس مبارک سنت پر عمل کرنے والوں کو ترچھی نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور سنت کے ان شیدائیوں سے پاؤں ملانے کی بجائے پاؤں ہٹالیا جاتا ہے' اللہ رب العالمین سب کے دلوں میں سنت کی اہمیت اجاگر فرمائے آمین ۔

صف میں خالی جگہ کو پُر نہ کرنا

عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ اگلی صف میں کسی وجہ سے جگہ خالی ہو جانے پر پچھلی صف سے کوئی آدمی اس جگہ کو پر کرنے کے لئے آگے نہیں جاتا ہے اور نہ ہی بغل کا آدمی اسے پر کرتا ہے' غالبا اسے زیادہ عمل شمار کرتے ہوئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس سے آدمی کی صلاۃ باطل ہو جاتی ہے حالانکہ خالی جگہوں کو پر کرنے کی بڑی فضیلت ہے نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس نے خالی جگہ کو پر کیا اللہ اس کے عوض ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے [صحیح الترغیب ۵۰۵] اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو قائم کرو اور مونڈھوں کو برابر رکھو خالی جگہوں کو پوری کرو اور شیطان

کے لئے جگہ نہ چھوڑو، جو صف ملاتا ہے اللہ اسے ملاتا ہے اور جو صف توڑ دیتا ہے اللہ اسے توڑ دیتا ہے [صحیح الترغیب: ۴۹۵]

صف میں جگہ کے باوجود اکیلے صلاۃ پڑھنا

جگہ کے باوجود صف کے پیچھے اکیلے صلاۃ پڑھنا ناجائز ہے، نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے صلاۃ پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے صلاۃ لوٹانے کا حکم دیا [سنن ابوداؤد ح/۶۸۲] لیکن اگر صف میں جگہ نہیں ہے تو صف کے پیچھے تنہا صلاۃ درست ہوگی اس کے لئے اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچنا درست نہیں ہے کیونکہ اگلی صف سے کھینچنے کے بارے میں وارد ساری حدیثیں ضعیف ہیں ملاحظہ ہو سلسلۃ ضعیفۃ للشیخ الألبانی احادیث نمبر ۹۲۱، ۹۲۲۔ نیز اللہ رب العالمین کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے، اور جس حدیث میں صف کے پیچھے اکیلے پڑھی ہوئی صلاۃ کو لوٹانے کا حکم دیا گیا ہے وہ اس بات پر محمول ہے جو جگہ کے باوجود اکیلے پیچھے صلاۃ پڑھتا ہے۔ یہی شیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا موقف ہے۔ اور امام ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی کو (صف سے) کھینچنا محل نظر ہے کیونکہ اس کے بارے میں وارد حدیث ضعیف ہے، نیز کسی کو کھینچنا اس صف میں شگاف پیدا کرنا ہے جبکہ مشروع یہ ہے کہ خالی جگہوں کو پر کیا جائے پس نہ کھینچنا ہی بہتر ہے وہ یا تو صف میں کہیں جگہ تلاش کرے یا امام کی داہنی طرف کھڑا ہو جائے [فتح الباری ۲/۲۱۳ پر آں امام کی تعلیق]

کچّا لھسن اور پیاز کھاکر صلاۃ کے لئے آنا:

اسلام ایسا دین ہے جو دوسروں کے احساسات وشعور کی رعایت کرتا ہے، عمدہ ذوق، اور اخلاق عالیہ پر ابھارتا ہے اسی لئے احادیث میں کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد آنے سے منع کیا گیا ہے، نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو ان دونوں کو کھائیں وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے اور فرمایا اگر کھانا ہی ہے تو اسے پکا کر کھاؤ [ابوداؤد ح/ ۳۸۲۷] اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لہسن اور پیاز کھائے وہ ہماری مسجد سے الگ رہے اپنے گھر ہی میں بیٹھا رہے [صحیح بخاری ح/۸۵۴] اور صحیح مسلم (ح/۵۶۴) میں ہے جس نے اس بدبودار درخت سے کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

کچا لہسن، اور پیاز کھا کر مسجد آنے کی حرمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ایسے لوگوں کو مسجد سے نکال دیا کرتے تھے، امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: اے لوگو تم ان دونوں درخت (لہسن اور پیاز) کو کھاتے ہو میں انہیں خبیث ہی سمجھتا ہوں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کسی شخص سے مسجد میں ان دونوں کی بدبو محسوس کرتے تو اسے بقیع نکال دینے کا حکم دیتے، پس جو ان دونوں کو کھائے انہیں پکا کر کھائے [صحیح مسلم ح/ ۵۶۷] لہسن اور پیاز میں ہر بدبودار چیز داخل ہے جیسے سگریٹ، مولی، حقہ اور تمبا کو وغیرہ، سابق مفتی سعودی عرب امام ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اور اس معنی کی بہت ساری حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جب کسی سے بدبو آئے جس سے بغل والوں کو اذیت پہنچے تو ایسی چیزیں کھا کر جماعت کے لئے مسجد آنا مکروہ ہے خواہ یہ بدبو لہسن کی ہو یا پیاز یا گندنا، یا ان کے علاوہ کسی دوسری بدبودار چیز کی جیسے سگریٹ، یہاں تک کہ اس کی بدبو ختم ہو جائے، اور جہاں تک سگریٹ کی بات ہے تو بدبودار ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا پینا حرام ہے کیونکہ اس میں بہت زیادہ نقصانات ہیں اور اس کی خباثت معروف ہے، ارشاد ربانی ہے ﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾ (نبی کریم ﷺ) پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں [الأعراف: ۱۵۷] سگریٹ کی حرمت پر یہ آیت بھی دلالت کرتی ہے ﴿يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ﴾ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہے آپ فرما دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں [المائدۃ: ۴] اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ سگریٹ پاکیزہ چیزوں میں سے نہیں ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ سگریٹ نوشی امت مسلمہ پر حرام ہے [فتاوی شیخ ابن باز]

آنکھ بند کرکے صلاۃ پڑھنا

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ آنکھ بند کر کے صلاۃ ادا کرتے ہیں ان کا گمان یہ ہے کہ اس طرح صلاۃ پڑھنے سے زیادہ خشوع ہوتا ہے حالانکہ آنکھ بند کر کے صلاۃ پڑھنا درست نہیں ہے امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آنکھ بند کر کے صلاۃ پڑھنا نبی کریم ﷺ کا طریقہ نہیں تھا، یہ بات گذر چکی ہے کہ آپ ﷺ تشہد میں دعا کے وقت اپنی انگلی کی طرف دیکھتے تھے انگلی کے اشارہ سے آگے آپ کی نگاہ نہیں جاتی تھی، اور امام فیروز آبادی فرماتے ہیں: کہ آپ ﷺ اپنی آنکھ مبارک کھول کر صلاۃ پڑھتے تھے، نہ کہ بند کر کے جیسا کہ کچھ عبادت گذار اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں [سفر السعادۃ ۲۰] بہت سارے واقعات بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ ﷺ آنکھ کھول کر صلاۃ پڑھتے تھے جیسے صلاۃ کسوف میں جب آپ نے جنت کا دیدار کیا تو انگور کے گچھے پکڑنے کے لئے اپنے ہاتھ کو بڑھایا، اسی طرح ایک بار آپ نے صلاۃ میں شیطان کو پکڑ کر اس کا گلا دبا دیا، صحابہ کرام بھی آنکھ کھول کر صلاۃ پڑھتے تھے، صلاۃ میں نبی کریم ﷺ کا جوتا نکالنا پھر آپ ﷺ کی اقتدا میں تمام صحابہ کرام کا جوتا نکالنا اس پر واضح دلیل ہے، اور سب سے بڑی دلیل کہ آنکھ بند کر کے صلاۃ درست نہیں ہے آپ ﷺ کا مصلی کو یہ حکم دینا ہے کہ جب کوئی اس کے سامنے سے گذرے تو اسے منع کرے اس پر اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑائی کرے جیسا کہ بخاری میں ہے اور جو آنکھ بند کر کے صلاۃ پڑھے گا اسے کبھی بھی یہ معلوم نہیں ہوگا کہ اس کے سامنے سے کون گذر رہا ہے۔

قبرستان میں صلاۃ ادا کرنا

قبرستان میں صلاۃ ادا کرنا حرام و ناجائز ہے اسی طرح ایسی مسجدوں میں بھی صلاۃ پڑھنا حرام ہے جن میں قبریں ہوں خواہ وہ آگے ہوں یا پیچھے، دائیں ہوں یا بائیں، نبی کریم ﷺ نے بڑی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: قبروں کی طرف نہ بیٹھو اور نہ ہی اس کی طرف رخ کر کے صلاۃ پڑھو (مسلم) اور ایک حدیث میں فرماتے ہیں: اپنے گھروں میں صلاۃ پڑھو اسے قبر نہ بناؤ [بخاری و مسلم] یعنی جس طرح قبرستان میں صلاۃ پڑھنا ناجائز ہے اس طرح گھر کو نہ بناؤ بلکہ وہاں نفلی صلاۃ پڑھا کرو، صحیح مسلم میں عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی وفات کا وقت آیا تو

آپ ﷺ اپنی چادر اپنے چہرہ مبارک پر ڈالنے لگے' جب تکلیف زیادہ ہوگئی تو اسے اپنے چہرہ مبارک سے ہٹا کر آپ نے فرمایا: یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہوانہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا' یہ کہکر آپ اپنی امت کو ان کی روش سے ڈرانا چاہتے تھے' اور صحیح مسلم ہی میں جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو آپ کی وفات سے پانچ دن قبل یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ تعالی کی طرف سے اس بات سے اعلان بیزاری کرتا ہوں کہ تم لوگوں میں سے میرا کوئی خلیل ہو اس لئے کہ اللہ رب العالمین نے مجھے ابراہیم (علیہ السلام) کی طرح اپنا خلیل بنایا ہے' اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو اپنا خلیل بناتا' آگاہ ہوجاؤ! جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ اپنے نبیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بناتے تھے تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں تم کو اس سے روکتا ہوں' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ (رضی اللہ عنہما) نے نبی کریم ﷺ سے ایک گرجا گھر کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس میں تصویریں تھی' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو لوگ اس کی قبر پر مسجد اور اس میں اس کے مجسمے بنالیتے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔ [صحیح مسلم]

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے ایسی مسجدوں میں صلاۃ پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ: ''جس مسجد میں قبر ہو خواہ اس کے پیچھے ہو یا آگے' دائیں ہو یا بائیں صلاۃ پڑھنا ناجائز وحرام ہے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے (لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ والنَّصَارَى اتّخَذُوْا قُبُوْرَ أنبيائِهِمْ مَسَاجِدَ) [بخاری ومسلم] یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: (أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أنبيائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فإنّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ) تم میں سے پہلے کے لوگ اپنے انبیاء وصلحاء کی قبروں کو مسجد بنالیا کرتے تھے خبردار! تم کبھی بھی قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں (مسلم) اور چونکہ قبر کے پاس صلاۃ پڑھنا شرک نیز صاحب قبر کے سلسلہ میں غلو کا ذریعہ ہے اس لئے شرک کے سدباب کے لئے مذکورہ دونوں حدیثوں اور اس معنی کی دیگر احادیث کی روشنی میں ایسی مسجدوں میں صلاۃ پڑھنا حرام وناجائز ہے. **ضروری تنبیہ** مسجد نبوی اس حکم سے مستثنی ہے کیونکہ آپ ﷺ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں مدفون ہیں جو مسجد سے الگ تھا اسے سنہ ۸۸ ہجری میں ولید بن عبدالملک کے دور میں مسجد میں داخل کیا گیا' اور آپ ﷺ کی قبر ہر چہار جانب دیواروں سے گھری ہوئی ہے' قبر سے پہلے کئی دیواریں ہیں نیز مسجد نبوی ﷺ کا وجود آپ ﷺ کی قبر سے پہلے ہے' اور مسجد نبوی میں صلاۃ کی فضیلت وارد ہے اس لئے مسجد نبوی کا حکم الگ ہے واللہ اعلم۔

المكتب التعاونى للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالجبيل

ادارة توعية الجاليات　　قسم البحث والترجمة

مخالفات فی الصلاۃ

صلاۃ کی غلطیاں

اعداد:

مختار أحمد مدنی

الداعية بالمكتب التعاونى لدعوة الجاليات بالجبيل۔ مملكت العربية السعودية

PH:3625500/ Ext 1021 Fax:3626600

P.O.Box 1580 Al-JUBAIL31951 K.S.A

MOBILE: 0501847172